82609-جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی کا تعین

سوال

میں نے سنا ہے کہ خطبہ جمعہ کے دوران دعا قبول ہوتی ہے، کیونکہ اس دوران قبولیت کی ایک گھڑی ہے، ہوسکتا ہے دعا اس گھڑی میں آجائے۔۔۔ لیکن ہم پر خطبہ سنتے ہوئے خاموش ہونا، اور دھیان خطبہ کی طرف رکھنا بھی ضروری ہے، تو ہم یہ کس طرح کرسکتے ہیں؟ برائے مہربانی جواب دیجئے، اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالی آپکو قوت فراہم کرے۔

پسندیدہ جواب

اول:

صحیح احادیث میں ہے کہ جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی ہے، اس لمحے میں کوئی بھی مسلمان اللہ تعالی سے اچھی چیز مانگے تو اللہ تعالی اسے عنائت فرماتا ہے: جیسے کہ بخاری: (5295)، اور مسلم: (852) میں ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے، جس میں کوئی بھی مسلمان کھڑے ہوکر نماز کی حالت میں اللہ تعالی سے خیر مانگے تو اللہ تعالی اسے عنائت فرماتا ہے)

اس گھڑی کی تعیین کے بارے میں متعدد اقوال ہیں، جن میں سے دو صحیح ہیں۔

چنانچہ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ان تمام اقوال میں سے صحیح دو اقوال ہیں، جو کہ ثابت شدہ احادیث کے ضمن میں آئے ہیں، ان دونوں میں سے بھی ایک صحیح ترین قول ہے:

پہلا قول:

یہ گھڑی امام کے بیٹھنے سے لیکر نماز مکمل ہونے تک ہے، اس قول کی دلیل صحیح مسلم (853) کی روایت ہے، جسے ابوبردہ بن ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے، آپ [ابوبردہ] کہتے ہیں کہ مجھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا تم نے اپنے والد [ابوموسی اشعری] کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کے دن قبولیت والی گھڑی کے بارے میں روایت کرتے ہوئے سنا ہے؟

میں [ابوبردہ] نے کہا: جی ہاں؛ میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا تھا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے کہتے ہوئے سنا: (یہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے لیکر نماز کے مکمل ہونے تک ہے)

ترمذی: (490) اور ابن ماجہ: (1138) میں کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی کی روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے، اور وہ اسکے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بلاشبہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے، جس میں کوئی بھی بندہ اللہ تعالی سے کچھ بھی مانگے، تو اللہ تعالی اسے وہی عنائت فرماتا ہے!!) صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! یہ کونسی گھڑی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نماز کھڑی ہونے سے لیکر نماز ختم ہونے تک) [اس حدیث کے بارے میں شیخ البانی کہتے ہیں: "ضعیف جدا" یعنی یہ روایت سخت ضعیف ہے]

دوسرا قول یہ ہے کہ :

یہ گھڑی عصر کے بعد ہے، اور یہ قول پہلے سے زیادہ راجح ہے، اسی کے عبداللہ بن سلام، ابوہریرہ، امام احمد، اور بہت سے لوگ قائل ہیں۔

اس قول کی دلیل امام احمد کی مسند میں روایت کردہ حدیث (7631) ہے، جسے ابوسعید خدری، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (بلاشبہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ہے، جس گھڑی میں کوئی بھی مسلمان بندہ اللہ تعالی سے کوئی بھی اچھی چیز مانگے تو اللہ اسے وہی عنائت فرماتا ہے، اور یہ گھڑی عصر کے بعد ہے)[مسند احمد کی تحقیق میں ہے کہ : یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر صحیح ہے، لیکن یہ سند ضعیف ہے]

اسی طرح ابوداود : (1048) اور نسائی : (1389) میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا : (جمعہ کا دن بارہ پہر [گھڑیوں] پر مشتمل ہے، ان میں سے ایک لمحہ ایسا ہے جس میں کوئی مسلمان اللہ تعالی سے کچھ بھی مانگے تو اللہ تعالی اُسے وہی عطا فرما دیتا ہے، تم اسے جمعہ کے دن عصر کے بعد آخری لمحہ میں تلاش کرو)[اس حدیث کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے]

اور اسی طرح سعید بن منصور نے اپنی سنن میں ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے نقل کیا ہے کہ : "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ایک جگہ جمع ہوئے، اور جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی کے بارے میں گفتگو شروع ہوگئی، تو مجلس ختم ہونے سے پہلے سب اس بات پر متفق ہو چکے تھے کہ یہ جمعہ کے دن کے آخری وقت میں ہے"

[حافظ ابن حجر نے "فتح الباری" 2/489 میں اسکی سند کو صحیح قرار دیا ہے]

اور سنن ابن ماجہ (1139) میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کہا : "ہم کتاب اللہ [یعنی تورات] میں جمعہ کے دن ایک گھڑی [کا ذکر] پاتے ہیں، جس گھڑی میں جو کوئی مؤمن بندہ نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالی سے کچھ مانگے تو اللہ تعالی اسکی وہی ضرورت پوری فرما دیتا ہے۔

عبداللہ بن سلام کہتے ہیں : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [میری تصحیح کرتے ہوئے] اشارہ کیا : (یا گھڑی کا کچھ حصہ!؟)

میں نے کہا : آپ نے درست فرمایا : گھڑی کا کچھ حصہ۔

میں نے [آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے] عرض کیا : یہ گھڑی کونسی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (یہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے)

میں نے کہا : جمعہ کے دن آخری لمحہ نماز کا وقت تو نہیں ہوتا؟!

آپ نے فرمایا : صحیح کہتے ہو، لیکن جب کوئی مؤمن بندہ نماز پڑھ کر بیٹھ جائے، اور اسے نماز کا انتظار کہیں جانے سے روکے تو وہ شخص بھی نماز ہی میں ہے"[اس حدیث کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے]

اسی طرح سنن ابوداود : (1046)، ترمذی : (491) اور نسائی : (1430) میں ابوسلمہ بن عبدالرحمن رحمہ اللہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے، ان میں افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن میں آدم [علیہ السلام] کو پیدا کیا گیا، اسی دن دنیا میں انہیں اتارا گیا، اور اسی دن میں انکی توبہ قبول ہوئی، اور اسی دن انکی وفات ہوئی، جمعہ کے دن ہی قیامت قائم ہوگی، اور جنوں وانسانوں کے علاوہ ہر ذی روح چیز قیامت کے خوف سے جمعہ کے دن صبح کے وقت کان لگا

کرخاموش رہتی ہے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہوجاتا ہے، اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے، جس گھڑی میں کوئی بھی مسلمان نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالی سے اپنی کوئی بھی ضرورت مانگے تواللہ تعالی اسکی ضرورت پوری فرمادیتا ہے)

توکعب نے کہا: یہ ہر سال میں ایک جمعہ میں ہوتا ہے؟

میں[ابوہریرہ] نے کہا: بلکہ ہر جمعہ کو ایسے ہوتا ہے۔

توکعب نے تورات اٹھائی اور پڑھنے لگا، پھر کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔

ابوہریرہ کہتے ہیں کہ اسکے بعد میں عبداللہ بن سلام کو ملا، اور انہیں اپنی کعب کے ساتھ مجلس کا تذکرہ بھی کیا، توعبداللہ بن سلام نے [آگے سے یہ بھی کہہ دیا]: مجھے معلوم ہے یہ کونسی گھڑی ہے!

ابوہریرہ کہتے ہیں، میں نے ان سے التماس کی کہ مجھے بھی بتلاؤیہ کونسی گھڑی ہے؟

توعبداللہ بن سلام نے کہا: یہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے۔

پھر میں نے [اعتراض کرتے ہوئے] کہا: یہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی کیسے ہوسکتی ہے؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: (کوئی بھی مسلمان نماز پڑھتے ہوئے اسے پالے) اور یہ وقت نماز پڑھنے کا وقت نہیں ہے [کیونکہ اس وقت نفل نماز پڑھنا منع ہے]؟!

توعبداللہ بن سلام نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: (جو شخص کسی جگہ بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے تووہ اس وقت تک نماز میں ہے جب تک نماز ادا نہ کرلے)

ابوہریرہ کہتے ہیں: میں نے کہا: بالکل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

توعبداللہ نے کہا: یہاں [نماز سے] یہی مراد ہے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں کہ: یہ حدیث حسن اور صحیح ہے، جبکہ صحیح بخاری اور مسلم میں بھی اس حدیث کا کچھ حصہ روایت ہوا ہے، [اورالبانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے]"انتہی

ماخوذاز: "زادالمعاد": (1/376)

دوم:

اگر یہ کہا جائے کہ یہ گھڑی امام کے بیٹھنے سے لیکر نماز مکمل ہونے تک ہے، تواسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ مقتدی دعا میں اتنا مشغول ہوجائے کہ خطبہ سننے سے بالکل توجہ ہٹ جائے، بلکہ خطبہ بھی سنے، اور امام کی دعا پر آمین بھی کہے، اپنی نماز میں سجدے، اور تشہد میں سلام سے قبل بھی دعا کرے۔

چنانچہ یہ عمل کرنے سے اس عظیم گھڑی میں دعا کرنے کا موقع پاسکتا ہے، اور اسکے ساتھ اگر عصر کے بعد غروب آفتاب سے قبل بھی دعا مانگ لے تو یہ اور بھی اچھا اور بہتر ہے۔

واللہ اعلم.